

خطبات جمعہ

خطبہ اولیٰ ۲۲ محرم ۱۳۵۷ھ

الحمد لله محمدًا ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه - ونعوذ بالله
من شره ومن انفسنا ومن سيئات اعمالنا - من يهدنا الله فلا مضل له ومن يضللنا فلا هادي له
والمشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له والمشهد ان سيدنا محمدًا عبدًا ورسولہ -
ساری تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور اللہ ہی کو پہنچتی ہیں - ہم اسکی حمد و ثنا کرتے ہیں - اس سے
مدد مانگتے ہیں - اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں - اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ
کرتے ہیں - ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خود اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے
بچائے - اللہ جسکو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا - اور اللہ ہی جسکو ہدایت نہ دے اسے
کوئی سیدراستہ پر نہیں لگا سکتا - میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود اس خدا کے سوا نہیں جو ایک
اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے - اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارا آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور
اس کے رسول ہیں -

برداران اسلام - میں ایک دو دراز علاقے کا رخصنے والا، اپنا گھر بار اور اپنے عزیزوں

دوستوں کو چھوڑ کر آپکی اس بستی میں صرف اسیلئے آیا ہوں کہ میں اسلام اور مسلمانوں کی کچھ خدمت کرنا

چاہتا ہوں - مجھے یہاں کوئی نالغ کھینچ کر نہیں لایا ہے - نہ میں آپسے کسی اجرت کا طالب ہوں - میں

آپکے لیے اور سب مسلمانوں کیلئے دنیا اور عاقبت کی بھلائی چاہتا ہوں، اور اس کام میں اگر مجھے کوئی

اللیج ہے تو وہ بس اتنا ہے کہ شاید اس طرح میرا مالک مجھ سے راضی ہو جا اور میرا لٹنا ہوں کو بخش دے
 بھائیو! اگر تمہارا دل گواہی دے کہ اس کام میں میری مدد کرنا تمہارا فرض ہے، تو میری مدد کرو۔ اور میری
 اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ خدا اور اسکے رسول کی تعلیم کے مطابق جو کچھ میں تم سے کہوں اس کو قبول کرو
 اور جس بات سے منع کروں اس سے باز آ جاؤ، اور تمہاری فلاح دارین کیلئے جو کام میں کروں اس میں میرا
 ساتھ دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا اپنے فضل سے میری اور تم سب کی تائید کریگا، اور ہمیں کامیابی عطا
 کریگا، کیونکہ خدا اپنی رحمت سے کسی ایسی جماعت کو کبھی محروم نہیں کرتا جو اسکے حکموں پر چلنے والی اور
 اسکی راہ میں جہاد کرنے والی ہو۔

بھائیو! مجھے نہ علم میں گل ہونیکا دعویٰ ہے اور نہ عمل میں کامل ہونیکا۔ میں تو گناہوں کی
 دنیا سے بھاگ کر یہاں پناہ لینے آیا ہوں تاکہ شاید یہاں مجھ کو اپنی اصلاح کرنے اور پورا مسلمان
 بن جانے کا موقع مل جائے۔ حسب طرح دوسرے انسانوں کے علم اور عمل میں کوتاہیاں ہیں اسی طرح میرے علم و
 عمل میں بھی ہیں۔ اسیلئے میں کبھی یہ نہ چاہوں گا کہ تم آنکھیں بند کر کے میری پیروی کرو اور اگر میں
 غلطی بھی کروں تو اس میں میرا ساتھ دو۔ نہیں۔ تم میں سے ہر شخص کو اپنے دین کے معاملہ میں جو کتنا

رہنا چاہیے، اور دیکھنا چاہیے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں خدا اور رسول کی تعلیم کے مطابق کہتا ہوں

یا نہیں۔ اگر تمہیں شبہ ہو تو مجھ سے دلیل طلب کرو۔ اگر میں غلطی کروں تو مجھے ٹوک دو اور میری

اصلاح کرو۔ اور اگر کبھی تم دیکھو کہ میں خدا خواستہ گمراہ ہو گیاں تو میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ مجھے

اپنی بستی سے نکال دینا۔

یہ چند باتیں تھیں جو سب سے پہلے میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا تھا۔ اسکے بعد چونکہ

آج آپ کی نماز جمعہ میں یہ میرا پہلا خطبہ ہے، اسیلئے میں آج کے خطبہ میں صرف جمعہ ہی کے متعلق آپ کے سامنے کچھ

باتیں بیان کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے ان باتوں کو غور سے سنیگے اور یہاں سے واپس جا کر اپنے ان بھائیوں

کو بھی سنا دینگے جو یہاں نماز میں شریک نہیں۔

جمعہ کے احکام سننے سے پہلے آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ جمعہ دراصل ہے کیا چیز؟ شریعت نے جتنی عبادتیں آپ پر فرض کی ہیں انکے دو مقصد ہیں۔ پہلا مقصد یہ ہے کہ آپ میں سے ہر شخص اپنی اپنی جگہ نیک اور پرہیزگار اور خدا ترس بنے۔ اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ خدا کے سب پرہیزگار بندل کر ایک جماعت بن جائیں، اور ایک دوسرے کے مددگار بنکر اپنی مجموعی طاقت سے دنیا میں نیکی اور پرہیزگاری اور خدا ترسی کو پھیلانیں۔ اسی لیے آپ دیکھتے ہیں کہ تمام عبادتیں اس طرح پر فرض کی گئی ہیں کہ ان سے دونوں مقصد ساتھ ساتھ حاصل ہو جائیں۔ روزہ کو فرض کیا تو اس طرح کہ سارے مسلمانوں کیلئے ایک ہی مہینہ مقرر کر دیا تاکہ سب ملکر ایک وقت میں روزہ رکھیں۔ یہ نہیں کیا کہ ہر شخص الگ الگ جب چاہے روزہ رکھے اور سال بھر میں تین روزے پورے کرے۔ حج فرض کیا تو ساری دنیا کے مسلمانوں کیلئے ایک تاریخ مقرر کی تاکہ تمام حاجی ایک وقت میں ایک جگہ جمع ہوں۔ یہ نہیں کیا کہ اپنی سہولت دیکھ کر جب جسکا چاہے حج کر آئے۔ زکوٰۃ فرض کی تو ہر جگہ کے مالدار مسلمان کیساتھ اسکے غریب بھائی کا جوڑ لگا دیا۔ اسی طرح نماز بھی جب فرض کی تو ساتھ ہی جماعت کی بھی سختی کے ساتھ تاکید کر دی۔ لیکن نماز کا معاملہ دوسری عبادتوں سے ذرا مختلف ہے۔ روزہ سال بھر میں ایک مہینہ کیلئے ہیں۔ حج اور زکوٰۃ سال میں صرف ایک مرتبہ کیلئے ہیں۔ مگر نماز تو روزانہ پانچ مرتبہ فرض ہے۔ اس میں ہر وقت جماعت کی پابندی کیسے ہو سکتی ہے۔ ہر شخص کیلئے ہر نماز کو اگر جماعت کیساتھ ادا کرنا فرض کر دیا جائے تو بڑی مشکل ہو، اسیلئے اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نمازوں میں جماعت کی تاکید تو سختی کیساتھ فرمائی مگر اس کو ایسا فرض نہیں کیا کہ بغیر جماعت کے نماز ہی نہ ہو۔ اس کے معاوضہ میں یہ حکم دیا کہ روزانہ پانچ وقت کے بجائے صرف ہفتہ میں ایک وقت کی نماز جماعت کیساتھ ادا کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے، ایسا فرض کہ جماعت کے بغیر یہ نماز ادا ہی نہ ہوگی، اور اس میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں

کو اکٹھا ہونا چاہیے۔ یہی وہ نماز ہے جسکو نماز جمعہ کہتے ہیں۔

اب جیسا کہ میں پہلے کہ چکا ہوں، تمام عبادتوں کی طرح نماز سے بھی شریعت کے مقصد ہیں۔ ان میں پہلا مقصد یعنی ہر شخص کو خدا ترس اور پرہیزگار بنانا تو پنجوقتہ نماز سے حاصل ہوتا ہے، مگر دوسرا مقصد یعنی خدا ترس بندوں کو ایک جماعت بنانا پنجوقتہ نمازوں سے پوری طرح حاصل نہیں ہوتا۔ اس مقصد کی تکمیل صرف جمعہ ہی ہوتی ہے۔ اسی لیے اللہ اور اسکے رسول نے جمعہ کی اس قدر سخت تاکید کی ہے کہ کسی دوسری عبادت کی نہیں کی، اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جمعہ کو جو شخص جان بوجھ کر چھوڑتا ہے وہ مومن نہیں بلکہ منافق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ
فَاجْعَلُوا مِنْهَا حُجْرًا أَلَيْسَ خَيْرًا لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ -
بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من ترک ثلاث جمعيات من غیر عذر
کتب من المنافقین -
جس نے بغیر کسی عذر کے مسلسل تین جمعے چھوڑ دیے اس کا نام منافقین میں لکھا گیا۔

غور کرو، کتنے مسلمان ہیں جو تین جمعے کیا، سینکڑوں قصداً چھوڑ جاتے ہیں، حتیٰ کہ جن کو جمعہ کے روز یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ آج ان پر کوئی چیز فرض ہے، اور پھر بھی وہ اپنے آپ کو مسلم اور مومن سمجھتے ہیں۔

دوسری حدیثوں میں ہے:

من كان يوم من بالله واليوم الآخر فعليه
الجمعة... فمن استغنى بجمعه وتجارته، استغنى
جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ فرض ہے... اور جو کھیل کو دیا کاروبار

اللہ عنہ و اللہ غنی حمید

کی خاطر جمعہ بے پروا ہو جائے، اللہ اس کے بے پروا ہو جائیگا اور اللہ پاک بے نیاز ہے۔

لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتَمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ
لوگ جمعہ کی نماز چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دیگا اور وہ بھی غفلتوں میں ہو جائیں گے۔

ایک حدیث میں تو حضور نے یہاں تک فرمایا ہے کہ

لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُرْسِلَ بِصَلَى النَّاسِ ثُمَّ مِيرَاجِي چاہتا ہے کہ اپنی جگہ کسی کو نماز پڑھانے کے لیے
أُحْرِقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ يُؤْتِمُّمُ کھڑا کر دوں اور ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو جمعہ
چھوڑے بیٹھے ہوں۔

دیکھیے تو سہی۔ بنی کریم جو اپنی امت پر باپ اور ماں سے زیادہ شفیق تھے، اور جنکی رحمہ ملی

اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ کسی جیونٹی کو بھی تکلیف دینا انہیں گوارا نہ تھا، انکے دل میں اس گناہ پر کتنی بڑی سزا دینے کا خیال آیا ہے۔ اس سے اندازہ کیجیے کہ یہ کیسا سخت جرم ہے۔ مختصر الفاظ میں، میں صرف اتنا کہوں گا کہ جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے وہ اسلام کے اصل مقصد کو ضائع کرتا ہے۔ وہ دین کی جڑ پر ضرب لگاتا ہے، اور مسلمانوں کی جماعت میں رہ کر اس بنیاد کو توڑتا ہے جس پر مسلمانوں کی جماعت قائم کی گئی ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص جس کشتی میں بیٹھا ہو اسی میں سوراخ کر رہا ہو تاکہ خود بھی ڈوبے اور اپنے ساتھ دوسرے مسافروں کو بھی لے ڈوبے۔ ایسا شخص منافق نہیں تو کیا مومن کہا جائیگا؟

اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ آپکا فرض کیا ہے۔ آپ کو نہ صرف خود سختی کیساتھ جمعہ کی

پابندی کرنی چاہیے، بلکہ اپنے بھائیوں، دوستوں، ہمسایوں، اور اپنے بالغ بچوں کو بھی ساتھ لانا چاہیے اور جو لوگ جمعہ سے غفلت کر رہے ہوں انہیں ہر طرح سمجھا کر، منہ کر، منت سماجت کر کے، اور اگر نہ پائیں

نوڈانٹ ڈپٹ کر آمادہ کرنا چاہیے کہ جمعہ کی نماز میں حاضر ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک اور غلط فہمی ہے جسکو میں رفع کر دینا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دیہات میں چونکہ جمعہ کی نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اسلئے دیہات کے باشندوں پر یہ نماز فرض نہیں ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے۔ اہل بات یہ کہ جمعہ کا مقصد چونکہ مسلمانوں کو جمع کرنا ہے، اسلئے الگ الگ چھو چھو دیہات ہیں جہاں مسلمانوں کی نفوڑی تھوڑی آبادیاں ہوں، جمعہ قائم کر لینے کو ایگیا، کیونکہ اس طرح جمعہ کا مقصد پورا نہیں ہوتا مگر اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ دیہات کے مسلمانوں پر جمعہ فرض نہیں رہا، بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ان کو ہر طرف سے سمٹ کر کسی ایک مرکزی مقام پر جمع ہونا چاہئے اور بہت دیہات کے مسلمانوں کو ملکر ایک جگہ نماز پڑھنی چاہئے۔ لہذا آپ لوگ جو دیہات میں رہتے ہیں یہ نہ سمجھیں کہ آپ پر جمعہ ساقط ہے۔ یہ فرض آپ پر بھی ایس طرح عائد ہوتا، جس طرح شہر والوں پر ہے، البتہ آپ الگ الگ اپنے قریوں میں نہ پڑھیں، بلکہ ایک مرکز پر جمع ہو جایا کریں۔

جمعہ کے دو سرفزوری احکام بھی مختصر طور پر بیان کیے دیتا ہوں۔ آج کے روز غسل کرنا سنت ہے اور اسکی تاکید کی گئی ہے۔ خدا نے اس دن کو مومنوں کیلئے عید بنا یا ہے، اسلئے اس میں جسم کو صاف اور پاک کیجیے جو اچھے سے اچھے کپڑے لاند نے آپ کو دیئے ہوں وہ پہنیے اور ممکن ہو تو خوشبو بھی لگائیے۔ مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ضرور پڑھیے، اسکی بھی تاکید ہے۔ اسکے بعد آپ چاہیں تو نفل پڑھیں اور چاہیں خاموش بیٹھ کر خدا کو یاد کریں۔ جب امام خطبہ دینے کھڑا ہو تو بات چیت بند کر دیں اور خطبہ کو توجہ کے ساتھ سنیں۔ اگر کوئی شخص بات کرے تو اسے اشارہ سے منع کیجیے، زبان سے کچھ نہ بولیے۔ کیونکہ جرم کرنے والے کو روکنے کیلئے خود جرم کرنا حماقت ہے۔ نماز کیلئے جب آپ کھڑے ہوں تو صفیں سیدھی کیجیے۔ بیڑھی بنی صفیں نہ ہونی چاہئیں۔ نماز جمعہ کے بعد احتیاطاً نظہ پڑھنا غلطی ہے اور محققین نے اسکے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ صرف دو چار رکعتیں بطور سنت پڑھنی چاہئیں۔

خطبہ ثانیہ | الحمد لله العلی العظیم والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم

حاضرین! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ دیہات کے مسلمانوں پر بھی جمعہ اسی طرح فرض ہے جس طرح اہل شہر پر ہے، البتہ ان کو الگ الگ اپنے قریوں میں پڑھنے کے بجائے ایک مرکزی مقام پر جمع ہونا چاہیے۔ اب اس علاقہ کیلئے جو انتظام میں نے سوچا ہے وہ آپ کے سامنے بیان کر دیتا ہوں۔ نماز کے بعد آپ لوگ مجھے بتادیں کہ آیا یہ انتظام آپ کو پسند ہے یا نہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ جمال پور کی اس بستی سے متصل ایک جگہ "دارالاسلام" کے نام سے آبادی جا رہی ہے۔ ہمارا مقصد اس مقام کو اسلام کا ایک مرکز بنانا ہے، اور اسی مقام پر ہم اس علاقہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اسلئے میری رائے میں یہ مناسب ہے کہ آئندہ سے دارالاسلام کی مسجد کو اس علاقہ کی جامع مسجد قرار دیا جائے۔ گردوش کے دیہات میں جو لوگ پانچ پانچ میل کی حد میں رہتے ہوں ان سب کو جمعہ کیلئے اس مسجد میں آنا چاہیے۔ اگرچہ یہاں ابھی کوئی بازار نہیں ہے اور آپ لوگوں کو کچھ عرصہ تک اس سے تکلیف فرور ہوگی، کیونکہ جمعہ کیلئے مرکزی مقام ایسا ہی ہونا چاہیے جہاں سے دیہات کے لوگ نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنی ضروریات کی چیزیں بھی خرید کر لے جاسکتے ہوں۔ لیکن یہ تکلیف بہت جلد رفع ہو جائیگی۔ یہاں ہر قسم کی دوکانیں کھولنے کا انتظام کیا جا رہا ہے، اور مجھے امید ہے کہ یہ انتظام عنقریب ہو جائیگا۔

پانچ میل کی حد محض سہولت کو مد نظر رکھ کر مقرر کی گئی ہے۔ آگے چل کر اس حد کو زیادہ وسیع کیا جاسکتا ہے۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جن دیہات باشندے جامع مسجد میں نماز پڑھ کر رات کے پہلے پہلے اپنے گھر پہنچ سکتے ہوں انکو جامع مسجد میں آنا چاہیے۔ اس لحاظ سے ہم باہمی مشورہ کر کے اور آمدورفت کے ذرائع کو پیش نظر رکھ کر اس حد کو گھٹا یا بڑھا سکتے ہیں۔

آئیے، اب دُود و سلام بھیجیے اپنے آقا اور مولیٰ رسول رب العالمین و خاتم النبیین پر۔
 ۲ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اسکے بعد دعائے رحمت کیجیے حضور
 کے اصحابِ اہل بیت پر اور خصوصاً آپ کے خلفاء حضرات ابوبکر صدیق، عمر ابن الخطاب، عثمان
 ابن عفان اور علی ابن طالب پر جو نبی کریم کا صحیح اتباع کر کے ہمارے لیے ایک روشن راستہ
 چھوڑ گئے ہیں، رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ اسکے بعد دعائیہ کیجیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم کو راہِ راست
 پر قائم رکھے، اور گمراہی سے بچائے۔ خدایا، ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اسکی پیروی کی توفیق
 دے۔ اور ہمیں باطل کو باطل کر کے دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق دے۔ خدایا جو تیرے
 دین کی مدد کرے تو اسکی مدد کر اور ہمیں اس کا ساتھی بنا۔ اور جو تیرے دین سے منہ پھیرے
 تو بھی اس سے منہ پھیرے اور ہمیں اسکے فتنہ میں پڑنے سے بچا۔

عباد اللہ - ۱۲ اللّٰهُ يَا مَعْزِلُ الْعَادِلِ دَاخِلِ الْأَرْضِ الْإِسْرَائِيلَ وَالْأَرْضِ الْمَغْرِبِيَّةِ فِي نَهْرٍ
 ۲ لَفْتَمَشَاءَ وَالْمَنْكُورِ الْبَغِيِّ يَعِظُكَ لَعَلَّكَ تَذَكَّرُنَّ - ۲ ذَكَرَ اللَّهُ يَدِينُ كَسْمٍ وَدَعْوَةَ بَسْتَجِبَا
 لَكُمْ وَلَذَلِكَ اللَّهُ تَعَالَى أَعْلَىٰ دَاوُدَ ۲ وَعِزَّ ۲ وَجَلَّ ۲ وَهُمَّ ۲ تَمَّ دَاوُدَ ۲ وَكَبَّرَ -

نوٹ - نماز کے بعد تہم حاضرین نے بالاتفاق و ارا الاسلام کی مسجد کو جامع مسجد قرار دیا اور
 اس کے بعد سے وہاں آقا بیت جمعہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔